البقرۃ: 43 [تالیف: بنت عبدالشکور]

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔)

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (اور نماز قائم کرو)

نماز صرف پڑھنے کا حکم نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ نماز کو قائم کرنے کا مطلب نماز کو اُس کے شرائط، اُس کے ارکان، اُس کے واجبات اور اُس کو مکمل کرنے والی چیزوں کے ساتھ ادا کرنا۔ (البقرۃ: 3 میں ہم نے اِس کے بارے میں تفصیلاً پڑھا تھا)۔
اِس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ہماری امت کو ہی نماز قائم کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ پہلی امتوں کو بھی نماز قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔ اِسی طرح قرآن کی اور بھی کئی آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے انبیاء بھی نماز پڑھتے تھے۔ طٰہٰ: 14 (موسیٰؑ)، ابراھیم: 37، 40 (ابراہیمؑ)، مریم: 55 (اسماعیلؑ)، آلِ عمران: 39 (زکریاؑ)، مریم: 31 (عیسیٰؑ)...
نماز اسلام کی بنیاد ہے۔ یہ اہم فریضہ ہے۔

نماز کی فرضیت اور اہمیت پر احادیث:-

1> نماز اسلام کا دوسرا رکن:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔
i> گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
ii> نماز قائم کرنا۔
iii> زکوٰۃ ادا کرنا۔
iv> حج کرنا۔
v> رمضان کے روزے رکھنا۔"

2> پانچ نمازیں فرض ہیں:
ابو داؤد:- رسولؐ نے فرمایا: "پانچ نمازیں ہیں جو اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں، پس جس شخص نے ان کو اس طرح ادا کیا ہوگا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان میں کچھ بھی کمی نہ کی ہوگی تو اس کے لیے اللہ کے پاس جنت میں داخل کرنے کا عہد ہوگا، اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے گا تو اس کے لیے اللہ کے پاس کوئی عہد نہیں، اللہ چاہے تو اُسے عذاب دے اور چاہے تو اُسے جنت میں داخل کرے۔"

3> قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا:
ابن ماجہ:- رسولؐ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی..."

4> نماز چھوڑنے والوں کے لیے تنبیہ:
مسلم:- رسولؐ نے فرمایا: "بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان [فاصلہ مٹانے والا عمل] نماز کو چھوڑ دینا ہے۔"

نماز صرف خود ہی نہیں پڑھنی چاہیے، اپنے گھر والوں کو بھی اُس کا حکم دینا چاہیے:
طٰہٰ: 132 ← "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اِس پر قائم رہیں۔"

اِسی طرح بچے جب سات سال کے ہو جائے تو انھیں نماز کا حکم دو:

ابو داؤد [حسن]:- رسولؐ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم اُن کو نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انھیں اس پر [یعنی نماز نہ پڑھنے پر] مارو۔ اور اُن کے بستر الگ کر دو۔"

اِس سے پتہ چلتا ہے کہ سات سال کی عمر میں بچے کو محبت، نرمی اور تربیت کے ساتھ نماز کی عادت ڈلوائی جائے۔ دس سال کی عمر میں اگر وہ جان بوجھ کر نماز میں غفلت کرے تو اسکی تربیت کے لیے ہلکی سزا دے۔ اِس سے مراد ایسی تربیت ہے جس میں بچے کو نقصان نہ پہنچے۔ اِس سے مراد سختی، ظلم اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔

وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (اور زکاۃ ادا کرو)

الزَّکٰوۃَ (ز ک و / ز ک ی) ← اِس مادے [Rootword] میں دو مفہوم پائے جاتے ہیں:
1> پاک ہونا۔ 2> بڑھنا، نشوونما پانا، زیادہ ہونا۔
زَکٰوۃ ← لفظ اسمِ ذات ہے۔ مطلب پاکیزگی، ستھرائی۔
لغوی اعتبار سے زکوٰۃ کے اندر پاکیزگی اور نشوونما دونوں کا مفہوم پایا جاتا ہے۔
اصطلاحی معنی ← مال کی وہ مخصوص مقدار جو مال کو پاک کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق مال میں سے نکالی جاتی ہے۔
اِس مقررہ حصے کو زکوٰۃ اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ اُس سے نفس اور مال دونوں کی پاکیزگی بھی ملتی ہے اور اس سے مال میں برکت اور بڑھوتری بھی ہوتی ہے۔
اِس آیت میں اصطلاحی معنی مراد ہے۔ بحرحال۔
زکاۃ کے ذریعے انسان کا امتحان بھی ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے اندر مال کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے یا اُن کے اندر بخل ہوتا ہے اِس لیے وہ اپنا مال خرچ کرنا نہیں چاہتے۔

جب کسی مسلمان کے پاس نصاب کے برابر یا اُس سے زیادہ مال ہو، اور اُس مال پر ایک قمری (Lunar) سال گزر جائے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

زکاۃ کا نصاب:
سونا - 85 گرام
چاندی - 595 گرام
نقد رقم (Currency) - 595 گرام چاندی کی قیمت کے برابر
(اِسی طرح تجارتی سامان [Trading goods]، زرعی مصنوعات [Agricultural products] اور جانوروں پر بھی زکاۃ ہے۔ یہاں اُن کا نصاب ذکر نہیں کیا گیا۔)

زکاۃ کُل قابلِ زکوٰۃ مال کا 2.5 % ہے۔ یعنی کُل مال کو 40 سے تقسیم کریں پھر جو رقم آئے گی اتنی زکاۃ ادا کرنی ہوگی۔ بحرحال۔

نماز اور روزے کی طرح زکاۃ بھی پہلی امتوں پر فرض تھی۔ زکاۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ یہ مال کو پاک کرتا ہے اور بابرکت بناتا ہے۔ اِس سے غریب، مسکین اور ضرورت مند لوگوں کی مالی مدد ہوتی ہے، جس سے معاشرے میں محبت، ہمدردی اور ایکدوسرے کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور غریب سُود سے بچ جاتا ہے۔

قرآن و احادیث سے زکاۃ کی فرضیت:-

1> زکاۃ اسلام کا تیسرا رکن:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔
i> گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
ii> نماز قائم کرنا۔
iii> زکوٰۃ ادا کرنا۔
iv> حج کرنا۔
v> رمضان کے روزے رکھنا۔

2> زکاۃ مالداروں سے لے کر ضرورت مندوں کو دینا:
بخاری:- جب رسولؐ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو اُن سے فرمایا کہ دیکھو! تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہلِ کتاب [یہودی اور عیسائی] ہیں۔ اِس لیے سب سے پہلے انھیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں [یعنی اسلام قبول کر لیں] تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکاۃ فرض کر دی ہے جو اُن کے مالداروں سے لی جائے گی [جو صاحبِ نصاب ہوں گے] اور انہیں کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ جب وہ اُسے بھی مان لیں تو اُن سے زکاۃ وصول کرو...

3> سونا اور چاندی کی زکاۃ نہ دینے کا انجام:
سورۃ التوبۃ: 34-35 ← اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر دے دیں۔ جس دن اُسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اُس سے اُن کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی [اور کہا جائے گا]: یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب اس کا مزہ چکھو۔"

4> مال کی زکاۃ نہ دینے والے کا انجام:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہیں کی، قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائیگا، جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، پھر اس کی دونوں جبڑیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

5> پہنے ہوئے بھی زیورات کی زکاۃ نہ دینے والے کا انجام:
ابو داؤد [حسن]:- ایک عورت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس کے ساتھ اس کی ایک بچی تھی، اُس بچی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے، آپؐ نے اس سے پوچھا: "کیا تم ان کی زکاۃ دیتی ہو؟" اُس نے کہا: "نہیں"۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آگ کے دو کنگن ان کے بدلے میں پہنائے؟" عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ اُس عورت نے دونوں کنگن اتار کر انہیں رسولؐ کے سامنے ڈال دیئے اور بولی: یہ اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہیں۔

6> جانوروں کی زکاۃ نہ دینے والے کا انجام:
بخاری:- نبیؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا [آپؐ نے قسم اس طرح کھائی] اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپؐ نے قسم کھائی ہو [اس تاکید کے بعد فرمایا] کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اُسے [جانور کو] دنیا سے زیادہ بڑی اور موٹی تازہ کر کے لایا جائے گا۔ پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں [Hooves] سے روندے گی اور سینگ مارے گی۔ جب آخری جانور اُس پر سے گزر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئے گا۔ [اور اُسے اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگ مارے گا] - اُس وقت تک [یہ سلسلہ چلتا رہے گا] جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا [یعنی پچاس ہزار سال تک قیامت کے میدان میں]۔

زکاۃ لینے کے حقدار لوگ:
جو لوگ زکاۃ لے سکتے ہیں اُن کی آٹھ [8] اقسام ہیں، جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

التوبۃ: 60 ← بے شک صدقات [زکاۃ] صرف فقیروں، مسکینوں، زکاۃ وصول کرنے والوں، جن کی دلجوئی مقصود ہو، غلاموں کی آزادی، قرض داروں، اللہ کی راہ میں، اور مسافروں کے لیے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فریضہ ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

وضاحت:
1> فقیر ← وہ شخص جس کے پاس اتنا مال یا آمدنی کا ذریعہ نہ ہو کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکے۔
2> مسکین ← وہ شخص جس کے پاس کچھ مال یا آمدنی تو ہو، لیکن وہ اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی نہ ہو۔
3> زکاۃ وصول کرنے والے ← وہ لوگ جو زکاۃ جمع کرنے اور اُسے زکاۃ لینے کے حقدار لوگوں تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔
4> جن کی دلجوئی مقصود ہو ← ایسے لوگ جن کی مدد کرنے سے اُن کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں یا اسلام سے اُن کی محبت بڑھے۔
5> غلاموں کی آزادی ← ایسے غلام جنھیں آزادی حاصل کرنے کے لیے مالی مدد کی ضرورت ہو، اُن کی مدد کرنا۔
6> قرض دار ← وہ شخص جو جائز ضرورت کی وجہ سے قرض میں ہو اور اسے ادا نہ کر سکتا ہو۔
7> اللہ کی راہ میں ← اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کی مدد کے کام ہیں، جیسے اللہ کی راہ میں جہاد۔
8> مسافر ← وہ مسافر جو سفر کے دوران مال ختم ہو جانے یا کسی وجہ سے ضرورت مند ہو جائے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہی کیوں نہ ہو۔

زکاۃ انہی آٹھ قسم کے لوگوں کو دی جا سکتی ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔ اِس لیے زکاۃ ہمیشہ صحیح حقدار تک پہنچانی چاہیے۔

بحرحال! زکاۃ کی فرضیت کو دِل کی خوشی سے ادا کرتے رہنا چاہیے۔ زکاۃ ادا کرنے سے دنیا کی محبت ختم ہوتی ہے اور مال و نفس بھی پاک ہوتا ہے۔ اکثر لوگ دنیا کی محبت کی وجہ سے ہی اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔
بنی اسرائیل زکاۃ دینے کے بجائے سود [ربا] لیا کرتے تھے۔ یہی حال آج ہمارا بھی ہے۔

وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ (اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔)

ارۡکَعُوۡا (ر ک ع) ← رکوع کا لغوی معنی عاجزی کے اظہار میں جھکنا، پشت میں خم ڈالنا ہے، جھک جانا۔
لغوی معنی جھکنے کے اعتبار سے عربی زبان میں رکوع، سجود یعنی سجدہ کرنا کے معنوں میں بھی اکثر استعمال ہوتا ہے۔
اصطلاحی معنی ← اس خاص جھکنے کو رکوع کہتے ہیں جو نماز میں معروف و مشہور ہے۔

رکوع نماز کا ایک اہم رکن ہے۔ یہاں نماز کا ایک جز بول کر پوری نماز مراد لی گئی ہے۔ جیسے الاسراء: 78 ← قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ (فجر کا قرآن) فرما کر پوری نماز مراد ہے اور بعض روایات حدیث میں سجدہ کا لفظ بول کر پوری رکعت یا نماز مراد لی گئی ہے۔
اِس لیے اِس آیت کا مطلب یہ ہوگا "نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ"۔ بہت سے علماء نے اِس کا معنی "باجماعت نماز ادا کرو" [مردوں کے لیے] کیا ہے۔
بنی اسرائیل کو حکم دیا جا رہا ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد [جس کا حکم پیچھے آیت 41 میں تھا وَاٰمِنُوۡا... اور ایمان لاؤ] امتِ محمدیہ کے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرو۔ یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔

مردوں کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی بلا عذر کے باجماعت نماز ادا نہیں کرتا ہے، وہ گنہگار ہوگا۔

باجماعت نماز کی فرضیت [مردوں کے لیے]، اہمیت اور فضیلت:-

1> نمازِ خوف میں بھی باجماعت نماز کا حکم:
النساء: 102 ← "اور جب آپ ان کے درمیان ہوں اور انہیں نماز پڑھائیں تو ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو۔"
[نمازِ خوف ← وہ نماز ہے جو دشمن کے حملے یا جنگ کے خطرے کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مسلمان ایک ہی وقت میں سب اکیلے نماز نہیں پڑھتے بلکہ ایک جماعت امام کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے جبکہ دوسری جماعت دشمن کی نگرانی کرتی ہے، پھر وہ آپس میں باری بدل لیتے ہیں۔]

جب جنگ، خوف اور جان کے خطرے جیسے سخت حالات میں بھی اللہ تعالیٰ نے باجماعت نماز کا حکم دیا، تو امن، سکون اور آسانی کے حالات میں جماعت کی اہمیت اور بھی زیادہ ثابت ہوتی ہے۔

2> نابینا [اندھے] صحابی کو بھی باجماعت نماز کا حکم:
مسلم:- نبیؐ کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو [ہاتھ سے پکڑ کر] مجھے مسجد میں لے آئے۔ اس نے رسولؐ سے درخواست کی کہ اُسے اجازت دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔ جب وہ واپس ہوا تو آپؐ نے اُسے بلایا اور فرمایا: "کیا تم اذان سنتے ہو؟" اُس نے کہا: "جی ہاں"۔ آپؐ نے فرمایا: "تو پھر نماز میں حاضر ہو جایا کرو۔"

میرے بھائیو سوچو! نابینے شخص کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ مل سکی تو آنکھوں والے جو اذان سن کر مسجد میں بلا عذر کے نماز پڑھنے نہیں جاتے وہ کتنا بڑا گناہ کر رہے ہیں۔

3> جماعت چھوڑنے والوں کے لیے سخت وعید:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے کہوں۔ اس کے لیے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں اُن لوگوں کی طرف جاؤں [جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے] پھر انہیں اُن کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے لوگ اتنی بات جان لیں کہ انہیں مسجد میں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھُر ہی مل جائیں گے تو یہ عشاء کی جماعت کے لیے مسجد میں ضرور حاضر ہو جائیں۔"

میرے بھائیو! اِس سے پتہ چلتا ہے کہ باجماعت نماز واجب ہے الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔ بلا عذر باجماعت نماز چھوڑنا معمولی بات نہیں بلکہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔

4> باجماعت نماز کی فضیلت:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: "باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس [27] درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔"

لیکن عورتوں کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔
ابو داؤد:- "تم اپنی عورتوں کو [نماز پڑھنے کے لیے] مسجد میں آنے سے منع نہ کرو، اگرچہ اُن کے گھر اُن کے لیے بہتر ہیں۔"

5> تین آدمی بھی ہوں تو جماعت قائم کرے:
ابو داؤد [حسن]:- رسولؐ نے فرمایا: "جہاں تین آدمی ہوں اور وہ جماعت قائم نہ کریں، وہاں شیطان اُن پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا جماعت کو لازم پکڑو۔"

اگر صرف تین مسلمان بھی ایک جگہ موجود ہوں تو انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ کیونکہ باجماعت نماز مسلمانوں کو شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

6> مسجد میں جانے والے کے لیے جنت کی مہمانی:
بخاری:- نبیؐ نے فرمایا: "جو شخص مسجد میں صبح شام بار بار حاضری دیتا ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کی مہمانی کا سامان تیار فرماتا ہے۔"

مسجد میں بار بار جانا جنت میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی مہمانی کا سبب بنتا ہے۔ مسجد سے تعلق رکھنا، باجماعت نماز کی پابندی کرنا اور اللہ کے گھر [مسجد] کی طرف بار بار جانا اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے، جس کا بدلہ جنت میں عزت و اکرام اور بے شمار نعمتوں کی صورت میں ملے گا۔

7> اندھیروں میں مسجد جانے والوں کے لیے مکمل نور:
ابو داؤد [حسن]:- نبیؐ نے فرمایا: اندھیروں میں مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔"

جو لوگ فجر اور عشاء کی نماز کے لیے اندھیرے میں مسجد جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن کامل نور عطا فرمائے گا۔ اِس لیے خصوصاً فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک حدیث کے مطابق منافقوں پر یہ دو نمازیں بہت بھاری ہوتی ہیں۔

8> مسجد تک زیادہ چل کر آنے والوں اور باجماعت نماز پڑھنے والوں کا اجر زیادہ:
بخاری:- نبیؐ نے فرمایا: "نماز میں ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے، جو [مسجد میں نماز کے لیے] زیادہ سے زیادہ دور سے آئے اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اُس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو [پہلے ہی] پڑھ کر سو جائے۔"

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے دور سے آنا اور نماز کا انتظار کرنا بہت بڑے اجر کا باعث ہے۔ اُسکی اِس محنت اور کوشش کی قدر کی جائیگی۔ آخرت میں وہ اچھی جزا پائیگا۔

9> باجماعت نماز کے لیے مسجد میں انتظار کرنے کا اجر:
بخاری:- رسولؐ نے فرمایا: "فرشتے تم میں سے اُس نمازی کے لیے اُس وقت تک یوں دعا کرتے رہتے ہیں جب تک [نماز پڑھنے کے بعد] وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے:
اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَہٗ - اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡہُ [اے اللہ! اِسکی مغفرت کر۔ اے اللہ! اِس پر رحم کر] - تم میں سے وہ شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رُکا ہوا ہے۔ گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز اس کے لیے نہیں روکتی، تو اُس کا [یہ سارا وقت] نماز ہی میں شمار ہوگا۔"

باجماعت نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا باعثِ اجر ہے۔

خلاصہ اور سبق:-
1> نماز سے ہمیں اللہ کو یاد کرنے، اُس کا شکر ادا کرنے اور اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنے میں مدد ملتی ہے۔
2> زکاۃ دینے سے مال اور نفس پاک ہوتا ہے، بخل نکل جاتا ہے، دنیا کی محبت کم یا ختم ہو جاتی ہے۔
3> جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بہت سارے فائدے ہیں، جیسے: وقت کی پابندی، دوسروں سے سیکھنا، ہم خیال لوگوں سے ملاقات کرنا، ایکدوسرے کی خبر رکھنا اور اِسی طرح تکبر ختم ہوتا ہے اور تواضع پیدا ہوتا ہے کیونکہ باجماعت میں مالدار، غریب، مزدور اور حاکم وغیرہ ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔
4> باجماعت نماز کی پابندی اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم اجر و ثواب کا سبب ہے۔
5> مسجد تک دور سے آنا بھی باعثِ اجر ہے۔
6> نماز کا انتظار کرنا خود ایک عبادت ہے اور اُس پر بھی عظیم ثواب ملتا ہے۔
7> امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت انفرادی طور پر پہلے نماز پڑھ لینے سے زیادہ ہے۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)